REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹ — تار کا پتہ:- الفضل ربوہ

شرح چندہ:
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍؍
سہ ماہی ۷ ؍؍
خطبہ نمبر ۵ ؍؍
بیرون پاکستان سالانہ ۴۵ ؍؍

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ — یوم شنبہ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے
۱۱ صفر ۱۳۸۲ھ

نمبر ۵۱/۱۶ — ۱۴ وفا ۱۳۴۱ ہش — ۱۴ جولائی ۱۹۶۲ء — نمبر ۱۶۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نخلہ

نخلہ ۱۲ جولائی ۱۹۶۲ء

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

استقامت دکھانے والے اولوالعزم انسانوں کو خدا کبھی ضائع نہیں کرتا

ایسے لوگوں کو ذریعۂ دعا ٹھہرایا جاتا اور ان کے کپڑوں کو متبرک قرار دیا جاتا ہے

"استقامت ایک ایسی چیز ہے کہ کہتے ہیں الاستقامۃ فوق الکرامۃ حضرت ابراہیم علیہ السلام میں یہ استقامت ہی تو تھی کہ خواب میں حکم ہوا کہ تو بیٹا ذبح کر، حالانکہ خواب کی تعبیر اور تاویل بھی ہو سکتی تھی مگر خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان اور دل میں ایسی قوت ہے کہ یہ حکم پاتے ہی معاً تعمیل کے واسطے تیار ہو گئے اور اپنے ہاتھ سے نوجوان بیٹے کو ذبح کرنے لگے۔ آج کل اگر کسی کا بچہ امراض میں مبتلا رہ کر مر جاوے تو خدا تعالیٰ کی نسبت ہزارہا شکوک پیدا ہو جاتے ہیں اور شکوہ و شکایت کے لئے زبان کھولتے ہیں۔ لیکن ایک ابراہیم ہے کہ بیٹے کی محبت کو کچل ڈالا اور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے کو تیار ہو گیا۔ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتا۔ ایسے آدمیوں کے کلمات طیبات قرار دیئے جاتے ہیں اور انکو ذریعہ دعا ٹھہرایا جاتا اور ان کے کپڑوں کو متبرک قرار دیا جاتا ہے۔"

(الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۱ء)

ماہانہ رپورٹ کارگزاری

جن مجالس انصار اللہ نے ابھی تک ماہ جون کی رپورٹ کارگزاری مرکز میں نہ بھجوائی ہو ان کے زعماء کی خدمت میں گزارش ہے کہ از راہ کرم جلد اپنی رپورٹ مرکز میں بھجوا دیں جزاکم اللہ مرکز میں رپورٹ پہونچنے کی آخری تاریخ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ مقرر ہے۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

مبلغ اسپین مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کا پچھلے دنوں لنڈن میں اپریشن ہوا ہے احباب جماعت آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

قافلہ قادیان کیلئے حکومت کو ماہ جون میں درخواست بھجوا دی گئی تھی

خواہشمند اصحاب میرے دفتر میں جلد درخواستیں بھجوا دیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قادیان کے قافلہ کے لئے حکومت مغربی پاکستان کے ذریعہ میرے دفتر کی طرف سے درخواست بھجوا دی گئی ہے اس دفعہ قادیان کا مذہبی روحانی اجتماع ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۶۲ء کو ہوگا اور قافلہ کی روانگی (بشرط منظوری) انشاء اللہ ۱۷ دسمبر کو لاہور سے ہوگی۔ اور واپسی انشاء اللہ ۲۲ دسمبر کو ہوگی۔ احباب کامیابی کے لئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔

جو دوست قافلہ میں شامل ہونا چاہیں وہ میرے دفتر سے شمولیت کے لئے مطبوعہ فارم حاصل کر کے اپنے ضروری مطلوبہ کوائف بھجوا دیں۔ مندرجہ ذیل شرائط جو بہر حال ضروری ہیں انہیں ملحوظ رکھا جائے۔

(۱) صرف ایسے دوست درخواست بھجوائیں جن کے پاس باقاعدہ منظور شدہ پاسپورٹ موجود ہو جو ہندوستان کے سفر کے لئے کام آسکے نیز وہ پختہ طور پر قادیان جانے کا ارادہ بھی رکھتے ہوں اور بعد میں ارادہ ترک کر کے دفتر کی پریشانی اور ناواجب اخراجات کا موجب نہ بنیں۔

(۲) ہر درخواست پر صدر مقامی جماعت یا امیر مقامی جماعت کی تصدیق درج ہونی ضروری ہے۔

(۳) گورنمنٹ کے ملازمین کے لئے ضروری ہے کہ اپنے محکمہ کے افسر سے تحریری اجازت نامہ حاصل کریں۔

جو احباب کے پاس پاسپورٹ موجود نہیں وہ ابھی سے اپنے اپنے ضلع کے ذریعہ پاسپورٹ تیار کروانے کی کوشش فرمائیں تاکہ قافلہ میں شامل ہو کر قادیان کی زیارت اور دعاؤں کے غیر معمولی مواقع سے متمتع ہو سکیں۔ اور جوں جوں ان کے پاسپورٹ تیار ہوتے جائیں وہ نظارت خدمت درویشاں سے مطبوعہ فارم حاصل کر کے اپنی درخواستیں مع اپنے کوائف کے بھجواتے رہیں۔ پاسپورٹ مکمل ہونے سے پہلے میرے دفتر میں درخواست بھجوانے کی ضرورت نہیں۔ خاکسار مرزا بشیر احمد

ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کی گیارہویں و بارہویں کلاسوں میں داخلہ

میٹرک کے نتیجہ کا اعلان ہو چکا ہے۔ ایسے طلباء جو دسویں کے بعد (Humanities Group) آرٹس گروپ میں داخلہ لینے کے خواہشمند ہوں۔ گھٹیالیاں کالج میں داخلہ حاصل کریں۔ جہاں بہترین طریقہ تعلیم کے ساتھ قابل طلباء کو بہت سی مراعات دی جاتی ہیں۔ اخراجات دوسرے کالجوں کی نسبت بہت کم ہیں اور طلباء کو اپنے ضلع میں ترقی کرنے کے بہترین مواقع حاصل ہیں۔ تحریری اور تقریری قابلیت اجاگر کرنے کا اصول شروع سے ہی کار فرما ہے۔ تھرڈ ڈویژن کے طلباء بھی آسکتے ہیں۔ داخلہ ۷ جولائی سے شروع ہو جائے گا۔

(عبدالسلام اختر ایم۔ اے پرنسپل)

مسعود احمد ... پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ جولائی ۶۲ء

قرآن کریم سے متقی ہی ہدایت پاتے ہیں

اسلام نے بندوں کے عبادات کا جو پروگرام مقرر کیا ہے۔ اس پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اسلام انسان سے کس قسم کی زندگی کا مطالبہ کرتا ہے۔ شروع ہی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ذٰلک الکتاب لاریب
فیہ ھدی للمتقین

یعنی یہ کتاب ہے اس میں شک نہیں اس میں متقین کے لئے ہدایت ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے اناس کا لفظ استعمال نہیں کیا بلکہ متقین کا لفظ استعمال کرکے اس حقیقت کو واضح کیا ہے کہ یہ کتاب بلاشبہ ہدایت دیتی ہے مگر اس سے صرف وہی لوگ ہدایت پا سکتے ہیں جو متقی ہیں۔

یہ ایک عام اصول ہے کہ انسان کسی کام میں بھی مہارت پیدا کرنا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کام کی طرف رغبت رکھتا ہو اور خوشی سے ان تکالیف کو برداشت کرنے کی ہمت رکھتا ہو جو اس کام میں مہارت پیدا کرنے کے لئے لازمی ہے۔ مثلاً ایک آدمی ترکھانا کام میں مہارت پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اس کے ضروری ہے کہ وہ ترکھانا کام میں جو ہتھیار استعمال ہوتے ہیں ان کو استعمال کرنے کی مشق کرے اور عزم بالجزم سے چھوٹے چھوٹے کام سے شروع کرے اور اس کام سے دلی لگاؤ پیدا کرے۔

اس طرح اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہدایت پانے کے لئے بھی انسان کو پوری طرح تیار ہونا پڑتا ہے اس کو مجاہدے کرنے پڑتے ہیں۔ اس کو متقیانہ انداز اختیار کرنا پڑتا ہے۔ یہ درست ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے سے ایک آدمی مسلمان ہو جاتا ہے۔ لیکن قرآن کریم سے مسلمانوں کی سی زندگی گذارنے کے لئے اس کے لئے لازم ہے کہ وہ دین کے علم کی طرف مائل ہو اور اس کے حصول کے لئے جو عملاً مجاہدے کرنے پڑیں ان کو برداشت کرنے کی قوت پیدا کرے ورنہ اگر سارا قرآن کریم الحمد سے لے کر والناس تک بھی پڑھ جائے تو اسکو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اس طرح تو ایک عیسائی اور ایک ہندو بھی سارا قرآن مجید شروع سے لے کر آخر تک رٹ سکتا ہے۔ اس کے معانی پر زبانی زبانی غور کر سکتا ہے۔ اس کی زبان پر عبور کر سکتا ہے لیکن اس کا کوئی روحانی فائدہ اس کو نہیں مل سکتا۔ کیونکہ قرآن مجید میں جو ہدایات دی گئی ہیں۔ وہ محض فلسفیانہ انداز سے سوچنے کے لئے نہیں ہیں بلکہ ان ہدایات پر عمل کرنا لازمی ہے اور ان ہدایات پر وہی انسان عمل کر سکتا ہے جو متقیانہ رجحان رکھتا ہے۔ کوئی لاکھ قرآنی علوم پر حاوی ہو جائے اگر وہ متقی نہیں ہے اور اس کی غرض ان ہدایت کو اپنی زندگی میں استعمال کرنے کی نہیں ہے۔ تو ایسے شخص کے لئے قرآن کریم واقعی ہدایت نہیں ہے۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ محض اعتراضات کرنے کی غرض سے پڑھے اور اپنی محدود عقل پر اعتماد کرکے قرآن کریم کی بعض ہدایات کو انسان کے لئے مضر سمجھے یا اس کے انداز پر معترض ہو جیسا کہ اکثر مستشرقین کا طریق ہے کہ وہ قرآن کریم کا مطالعہ محض مادی فلسفہ کے نقطۂ نظر سے کرتے ہیں اور جو عقلی ڈھکوسلے انہوں نے بنائے ہوئے ہیں۔ ان کے معیار پر قرآن کریم کی عبادتوں کو پرکھتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ یہاں فلاں خامی ہے اور وہاں فلاں غلطی ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے قرآن مجید فی الحقیقت راہ ہدایت نہیں ہے بلکہ کہنا چاہیئے کہ نعوذ باللہ یہ ان کے لئے اور بھی گمراہی کا باعث ہوا ہے۔

مستشرقین کی دیکھا دیکھی آج اکثر نو تعلیم یافتہ مسلمانوں کا بھی یہی حال ہے ان سے اثر کر پھر ایک اور ایسا گروہ خیال لوگوں کا مسلمانوں میں پیدا ہو گیا ہے جو اپنے من گھڑت اصولوں پر قرآن کریم کو تو لتا ناپتا ہے اور آیات قرآنی میں ایسے معنے نکالنے کی کوشش کرتا ہے جو سیاق و سباق کے لحاظ سے ان میں نہیں سما سکتے۔ بلکہ بعض اوقات تو ایسے لوگ بالکل قرآنی منشاء کے خلاف الٹے معنی نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثلاً ایک عالم دین کہلانے والے صاحب آیہ کریمہ

وقاتلوھم حتی لاتکون
فتنۃ ویکون الدین للہ

یعنی ان سے اس وقت تک لڑو جب تک فتنہ فرو نہ ہو جائے اور دین خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جائے۔

اس آیہ کریمہ کو ماحول سے جدا کرکے فتنہ کے معنے تمام کفر و شرک لیتے ہیں اور پر امن اقوام پر بھی جو مسلمانوں سے پہلے جنگ نہیں چھیڑتیں بلا وجہ ہلّہ بول دینے کا جواز نکالتے ہیں۔ حالانکہ اگر اس ٹکڑے کو اس کے سیاق و سباق میں رکھ کر دیکھا جائے تو وہاں فتنہ کے معنی محدود ہیں۔ یعنی کفار کا یہ فتنہ کہ وہ تلوار سے کر اسلام کو مٹانا چاہتے ہیں اور نہ صرف چاہتے ہیں بلکہ فی الواقعہ ایسی جنگ چھیڑ چکے ہوں اور جنگ جاری ہو اس لئے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت دیتا ہے۔ کہ

وقاتلوا فی سبیل اللہ
الذین یقاتلونکم ولا
تعتدوا ان اللہ لایحب
المعتدین واقتلوھم
حیث ثقفتموھم
واخرجوھم من حیث
اخرجوکم والفتنۃ
اشد من القتل ولا
تقتلوھم عند المسجد
الحرام حتی یقاتلوکم
فیہ فان قاتلوکم
فاقتلوھم کذالک
جزاء الکافرین فان
انتھوا فان اللہ
غفور رحیم و
قاتلوھم حتی لاتکون
فتنۃ ویکون الدین
للہ فان انتھوا
فلا عدوان الا علی
الظلمین الشھر
الحرام بالشھر الحرام
والحرمٰت قصاص
فمن اعتدی علیکم
فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی
علیکم واتقوا اللہ واعلموا
ان اللہ مع المتقین (البقرہ ۱۹۱-۱۹۵)

یعنی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں مگر زیادتی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادتی کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جہاں ان سے ٹکر ہو جائے انہیں مارو کیونکہ فتنہ قتل سے بھی زیادہ شدید ہے اور انہیں مسجد حرام کے پاس نہ مارو جب تک وہ پہلے تم کو اس میں نہ ماریں کافروں کی یہی سزا ہے۔ پھر اگر وہ باز آجاویں پس اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے (یعنی ان کو اس فتنہ طرازی کے لئے معاف کر دے گا) اور ان سے اس وقت تک لڑتے چلے جاؤ یہاں تک کہ جو فتنہ انہوں اٹھایا ہے وہ فرو نہ ہو جائے اور دین کا اختیار کرنا صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر نہ ہو جائے پس اگر وہ باز آجاویں تو گرفت صرف ظالمین کے لئے ہے شہر حرام کے بدلہ میں شہر حرام اور تمام واجب الحفاظت باتیں برابر کا بدلہ رکھتی ہیں۔ پس جو تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس پر اتنی ہی زیادتی کرو جتنی اس نے تم پر کی ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو یقیناً اللہ تعالیٰ متقین کے ساتھ ہے۔

دیکھئے کتنی مقدس اور معتدل اور کریمانہ تعلیم ہے کیا دنیا کا کوئی دنیوی کوڈ یا کوئی مذہبی کتاب ایسی منصفانہ اور امن قائم کرنے والی تعلیم جنگ پیش کر سکتی ہے ان آیات کریمہ کا لفظ لفظ ان نو خیالوں کے خود ساختہ اصولوں کی تردید کر رہا ہے جو کہتے ہیں کہ اسلامی جماعت واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے جو کہتے ہیں کہ "نعوذ باللہ"

"انہوں (مسلمانوں) نے انسان کو انسان کی غلامی سے نجات دلانے کے لئے بھی ہتھیار اٹھائے۔ انہوں نے خود آگے بڑھ کر دنیا سے ظلم و ستم اور جور و جفا کو مٹانے کی کوشش کی۔"

(ترجمان القرآن جون ۱۹۶۲ء صہ ۱۸۶)

نعوذ باللہ من ہذا الخرافات۔ قرآن کریم تو کہتا ہے کہ لڑنے والے کافروں سے بھی کسی طرح کی زیادتی نہ کرو۔ اور ان کے حملوں کو فتنہ کہتا ہے اور قتال کی اجازت صرف اس لئے دیتا ہے کہ ان لوگوں نے جو فتنہ اٹھایا ہے وہ قتل سے بھی زیادہ شدید ہے اور تمہارا بدلے میں ہتھیار اٹھا کر ان کی سرکوبی کرنا ان کے اسی فتنہ کی جزا ہے مگر یہ صاحب کہتے ہیں مسلمانوں کے لئے کافروں کی طرح پر امن لوگوں پر ہلّہ بول دینا اور کافروں کی طرح فتنہ اٹھانا جائز ہے۔

اصل میں ان لوگوں کا مدعا یہ ظاہر کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ بھول گیا ہے جس نے ایسی نرم اور منصفانہ تعلیم دی ہے اور ہر زیادتی سے باز رہنے کی تلقین کی ہے ان کے نزدیک ایسا ہی ہوگا۔ مگر ایسا ل بھی اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ یہ تعلیم صرف متقین کے لئے ہے۔ متقین ہی کو اللہ پسند کرتا ہے اس طرح

ذٰلک الکتاب لاریب
فیہ ھدی للمتقین

یعنی یہ وہ کتاب ہے اس میں شک نہیں۔ اس میں متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔

یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ "متقی" کا لفظ تو اللہ تعالیٰ نے یونہی استعمال کر دیا ہے لہذا اگر یہ لوگ واقعی متقی ہوتے تو قرآن کریم کی

(باقی صہ پر)

انجیل یوحنا کا پہلا ورق۔ قدیم نسخوں کی روشنی میں

الوہیت مسیح کی سب سے بڑی دلیل کا رد

از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب ۱۱۰ چوبرجی پارک۔ لاہور

انجیل یوحنا کے دیباچہ کی بنیاد پر تجسیم خدا اور الوہیت مسیح کا قصر تعمیر ہوا۔ اسی اساس پر ۳۲۵ء کی عیسائی کونسل میں حضرت مسیح علیہ السلام کو خدائی کا درجہ دیا گیا اور عیسائی دنیا میں شرک کا دروازہ پورے طور پر کھل گیا۔ عام تراجم میں یہ انجیل مندرجہ ذیل الفاظ سے شروع ہوتی ہے۔

(۱) ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں اور جو کچھ پیدا ہوا ہے اس میں سے کوئی چیز بھی اس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔

(۲) وہ (یسوع) دنیا میں تھا اور دنیا اس کے وسیلے سے پیدا ہوئی اور دنیا نے اسے نہ پہچانا۔

(۳) اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا۔ اور ہم نے اس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال

(۴) خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے۔ اسی نے اس کو ظاہر کیا۔

ان چار فقرات سے استدلال یہ کیا جاتا ہے کہ یسوع کو یونانی میں لوگوس یعنی کلام اور کلام کو خدا کہا گیا۔ یسوع خدائے باپ کا اکلوتا بیٹا از رکلمۂ ازلی ہے۔ جس کے وسیلہ سے ساری موجودات معرض وجود میں آئی۔

عصر حاضر میں جب ناقدانہ نظر سے بائبل کا مطالعہ کیا گیا تو پتہ لگا کہ مذکورہ عبارت میں تحریف لفظی بھی ہے اور تحریف معنوی بھی۔ انجیل کے قدیم اور مستند نسخوں میں یہ عبارت مختلف فیہ ہے۔ انجیل کے نئے تراجم کے حواشی میں ان اختلافات کی نشان دہی کر دی گئی ہے۔ خلاصہ درج ذیل ہے۔

(۱) بعض نسخوں میں کلام کو تھیوس کہا گیا جس کے معنی "خدا تعالےٰ" کے ہیں۔ قدیم اور مستند نسخوں میں حرف تعریف "ہو" کے بغیر محض "تھیوآس" کہا گیا جس کے معنے divine یعنی الوہی صفت یا ربانی کے ہیں۔ پوپ کے نسخہ ویٹی کن اور دوسرے نسخوں میں کلام کو حرف تعریف کے بغیر محض تھیوآس کہا گیا ہے۔ سریانی نسخۂ انجیل پشیتہ میں "کلام خدا تھا" کی بجائے "خدا کلام تھا" ترجمہ درج ہے یہ نسخہ پانچویں صدی سے کلیسائے مشرق کا مستند ترجمہ سمجھا جاتا ہے۔

(۲) قدیم نسخوں میں دوسرا فقرہ بھی مختلف فیہ ہے۔ عام نسخوں میں ہے کہ یسوع کے وسیلہ سے دنیا پیدا ہوئی۔ بنجمن ولسن نے مندرجہ ذیل ترجمہ دیا ہے۔

وہ دنیا میں تھا۔ دنیا اسکے وسیلہ سے روشن ہوئی۔

(ڈائگلاٹ ازواچ ٹاور بائبل سوسائٹی)

سریانی نسخہ انجیل پشیتہ میں ترجمہ بایں الفاظ ہے:۔

وہ دنیا میں تھا اور دنیا اس کے ہاتھ کے نیچے تھی۔

(کتاب مقدس ترجمہ از لیمزا)

(۳) تیسرا فقرہ سریانی نسخہ پشیتہ میں بایں الفاظ ہے۔

اور کلام مجسم ہوا اور ہمارے درمیان رہا۔ اور ہم نے اس کا جلال دیکھا ایسا جلال جو کہ فضل اور سچائی سے معمور ہے۔ جیسے باپ کے پلوٹھے کا جلال۔

ظاہر ہے کہ "باپ کے اکلوتے" کی بجائے سریانی ترجمہ "باپ کا پلوٹھا" ہے۔

بائبل کے ریوائزڈ ورشن میں حاشیہ پر نوٹ دیا گیا ہے کہ "خدائے باپ کے اکلوتے" کی بجائے "ایک باپ کے اکلوتے بیٹے کی طرح" بھی ترجمہ درست ہے۔ جیمس ما فٹ کنلڈ کری جے۔ بی۔ فلپ کے ترجمہ اور اسی طرح بیسک بائبل (Basic Bible) اور بعض دیگر تراجم میں اس دوسری صورت کو ترجیح دی گئی ہے۔ گویا یسوع کو یہاں خدا تعالےٰ کا اکلوتا بیٹا نہیں کہا گیا۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ یسوع کا جلال ایسا تھا جیسے کسی باپ کے اکلوتے کی شان۔ سریانی نسخہ میں اکلوتے کی بجائے پلوٹھے کے الفاظ ہیں بائبل میں انبیائے بنی اسرائیل کو خدا کا پلوٹھا بیٹا کہا گیا۔

"اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پلوٹھا ہے"۔ (خروج $\frac{۴}{۲۲}$)

ظاہر ہے کہ اگر پلوٹھا بیٹا ترجمہ کیا جائے تو اس صورت میں کوئی تخصیص نہیں ہے۔

(۴) چوتھا فقرہ قدیم نسخوں میں بہت مختلف ہے۔ نیو انگلش بائبل (جو کہ پراٹسٹنٹ دنیا کا نیا ترجمہ ہے) اس کے حاشیہ پر متن کی مختلف صورتیں دے دی گئی ہیں۔ عام ترجمہ درج ذیل ہے۔

"خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ اکلوتا بیٹا جو خدا کی گود میں ہے اسی نے اس کو ظاہر کیا۔

نیو انگلش بائبل کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ قدیم نسخوں میں اس عبارت کی دو صورتیں اور بھی ہیں۔

(۱) خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ لیکن صرف ایک نے جو کہ اللہ تعالےٰ کے دل کے نزدیک ترین ہے اسی نے اس کو ظاہر کیا۔

(۲) خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا لیکن صرف ایک نے جو کہ خود خدا ہے ..... اسی نے اسے ظاہر کیا۔

سریانی نسخہ پشیتہ میں ترجمہ بایں الفاظ ہے۔

خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا لیکن خدا کے پلوٹھے نے جو باپ کی آغوش میں ہے۔ اسی نے اس کو ظاہر کیا۔

گویا اس فقرے کی چار صورتیں ہیں۔ بعض نسخوں میں صرف ایک (شخص) کے الفاظ ہیں۔ بعض میں "اکلوتا بیٹا" کے بعض میں "خود خدا" کے اور بعض میں پلوٹھا بیٹا کے۔ متن میں تغیر و تبدل کی یہ ایک بہت بڑی اور بین مثال ہے۔

ان شواہد سے ظاہر ہے کہ قرون اولیٰ ہی سے انجیل یوحنا کا پہلا ورق انسانی دستبرد اور تغیر و تبدل کا تختۂ مشق رہا ہے دیباچہ پر مذکورہ تبدیلیوں کے بعد الوہیت مسیح کی بنیاد رکھی گئی۔ چنانچہ ۳۲۵ عیسوی میں نیقیہ کی کونسل میں اسی اساس پر الوہیت مسیح کا عقیدہ منظور ہوا۔

مذکورہ انکشافات کے پیش نظر انجیل کے نئے تراجم میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ نیو انگلش بائبل میں دیباچہ انجیل بایں الفاظ درج ہے۔

جب تمام چیزوں کا آغاز ہوا تو کلام اس سے پیشتر موجود تھا۔ کلام خدا کے ساتھ بسا ہوا تھا اور جو خدا تھا وہ کلام تھا اور اسی کے وسیلہ سے تمام چیزیں معرض وجود میں آئیں"۔

جیمس مافٹ کا ترجمہ:۔

ابتدا میں لوگوس تھا۔ لوگوس خدا کے ساتھ تھا۔ اور لوگوس الوہی (صفت) تھا وہ ازل سے خدا کے ساتھ تھا۔ ساری چیزیں اس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں۔

جے۔ بی فلپ کا ترجمہ۔

ابتدا میں اللہ تعالےٰ نے خود کو ظاہر کیا۔ یہ ذاتی ظہور وہ کلمہ تھا جو خدا کے ساتھ تھا اور خدا تھا..... ساری چیزیں اسکے وسیلہ سے پیدا ہوئیں۔

روحانی نہر

۰۔ الفضل دوسرے عام اخباروں کی طرح محض ایک روزنامہ پرچہ نہیں ہے بلکہ ایک روحانی نہر ہے جس سے احمدیت کی کھیتی سیراب ہو رہی ہے۔ اور لوگ اس سے تسکین پا رہے ہیں

۰۔ آپ بھی اس سے اپنے ایمان کی کھیتی کو سیراب کرنے کا سامان کیجئے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

سریانی نسخہ پشیتہ:

ابتدا میں کلمہ تھا اور یہی کلمہ خدا کے ساتھ تھا اور خدا وہ کلمہ تھا ..... ہر چیز اس کے وسیلہ سے پیدا ہوئی۔

(ترجمہ از لیمزا)

ان تراجم سے ظاہر ہے کہ یہاں کلمہ سے مراد حضرت مسیح نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی صفت کلام ہے اور اس کو کلمۂ کُن مراد ہے چونکہ خدا کا سب سے پہلا ظہور ہے۔ جے۔ بی فلپ کا ترجمہ بہت واضح ہے صرف اتنی ترمیم کی گنجائش ہے کہ تھیوآس کے معنے الوہی صفت کے ہیں۔ کلمہ کو خدا نہیں کہا گیا بلکہ الوہی صفت کہا گیا ہے۔ اس ترمیم کے ساتھ جے بی فلپ کا ترجمہ درج ذیل ہے

"ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے خود کو
ظاہر کیا یہ ذاتی ظہور وہ کلمہ تھا
جو خدا کے ساتھ تھا اور وہ
الوہی (صفت) تھا ... ساری
چیزیں اس کے وسیلہ سے پیدا
ہوئیں"

اس ترجمہ سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمۂ کُن یا اس کی صفت کلام اس سے جدا نہیں بلکہ ازل سے اس کے ساتھ ہے ہر چیز اس کے کلمۂ کُن سے پیدا ہوئی اور کلمہ کُن الوہی صفت ہے آگے ذکر ہے کہ حضرت مسیح ؑ بھی اسی کلمۂ کُن کا ظہور ہیں

"کلمہ مجسم ہوا اور ہمارے
درمیان رہا"

میں اسی طرف اشارہ ہے کلام کے تجسم سے ظاہر ہے کہ کلام اور یسوع الگ الگ ہیں تجسم سے پہلے یسوع کلمہ نہیں تھے۔ ایک عظیم محقق آر۔ ایچ۔ سٹراچن انجیل یوحنا کی تفسیر میں رقمطراز ہیں۔

"کلام مجسم ہوا" کے الفاظ پر یسوع کی ذات کے ارد گرد عیسائی الہیات کا تانا بانا بنا گیا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ یوحنا تجسم خدا کے نظریہ سے واقف نہ تھا اس کا سادہ تصور یہ ہے کہ کلمہ جو کہ ازل سے موجود ہے انسانی صورت میں ظاہر ہوا

(دی فورتھ گاسپل صفحہ ۱۲)

انسائیکلو پیڈیا میں بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ دیباچہ انجیل سے حضرت مسیح ؑ کی الوہیت ثابت نہیں دیباچہ میں حضرت مسیحؑ کو خدا نہیں کہا گیا اور نہ لوگوں کو عبرانی اور یونانی فلسفہ میں خدا کے طور پر پیش کیا گیا (مقالہ یسوع)

انجیل یوحنا کے پہلے ورق پر اور بھی الحاقات کئے گئے

۱۔ حضرت مسیحؑ کو کلمۂ ازلی ثابت کرنے کے لئے حضرت یحییٰ کی گواہی میں تبدیلی کی گئی گواہی کے الفاظ یہ ہیں

"وہ جو میرے بعد آتا ہے
مجھ سے مقدم ہے کیونکہ
وہ مجھ سے پہلے ہے"

(یوحنا ۱/۱۵)

ریوائزڈ ورشن کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ کچھ قدیم نسخوں میں یہ عبارت مختلف ہے ان نسخوں میں جو عبارت دی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ بشارت حضرت یحییٰ کی نہیں بلکہ حضرت مسیحؑ کی ہے اور مراد موعود نبی ہے جو کہ حضرت مسیحؑ کے بعد آنیوالا تھا نبی موعود کے متعلق یہودیوں کے صحف مقدسہ اور احادیث میں لکھا ہے کہ گو وہ آخر میں آئے گا لیکن اس کا نام سب سے پہلے رکھا گیا اسی حقیقت کی طرف حضرت مسیحؑ نے اشارہ کیا ہے کہ:

وہ جو میرے بعد آتا ہے
مجھ سے مقدم ہے کیونکہ
وہ مجھ سے پہلے تھا۔

صاف ظاہر ہے کہ افضل الانبیاء حضرت مسیحؑ نہیں تھے بلکہ ان کے بعد آنے والے تھے۔

۲۔ یوحنا ۱/۱۳ میں ہے کہ ایمان لانے والے:-

"نہ خون سے نہ جسم کی خواہش
سے نہ انسان کے ارادہ سے بلکہ
خدا سے پیدا ہوئے"

بعض نسخوں میں یہ عبارت بایں الفاظ ہے

"وہ (یعنی یسوع) نہ خون سے نہ
جسم کی خواہش سے بلکہ خدا
سے پیدا ہوا"

۳۔ انجیل یوحنا کے پہلے ورق پر حضرت یحییٰ کی ایک اور شہادت درج ہے

"میں نے دیکھا اور گواہی دی
کہ یہ خدا کا بیٹا ہے (۱/۳۴)

یہاں "خدا کا بیٹا" کی بجائے بعض بہترین مستند نسخوں میں "خدا کا چنا ہوا" کے الفاظ ہیں نیو انگلش بائیبل میں یہ ترمیم کر دی گئی ہے متن میں رد و بدل اور اختلافات اور بھی ہیں انکو میں چھوڑتا ہوں مندرجہ بالا مثالوں سے یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ دیباچہ انجیل میں عیسائی عقائد کے پیش نظر تبدیلیاں کی گئیں جو کہ قدیم نسخوں کے انکشاف پر اب دنیا کے سامنے ہیں الوہیت مسیح کی وہ بنیاد جسے مضبوط چٹان کہا جاتا تھا اب ریگ رواں نظر آتی ہے اب توحید کا کلمہ بلند ہوگا۔ اور دنیا خدائے واحد کے نور سے معمور ہوگی

بقیہ لیڈر

صفحہ ۲ سے آگے

سیدھی تعلیم کو الٹا کر سیاق و سباق سے بالکل متضاد معنی نہ کرتے یہ لوگ تو دراصل اپنا اقتدار چاہتے ہیں اسلام کے نام پر مار دھاڑ کر کے جس طرح بھی ہو اقتدار پر قبضہ کر و۔ اگر ان لوگوں نے متقی بننے کے لئے کبھی مجاہدے کئے ہوتے تو یہ ایسے معنے کرنے سے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور واتقوا اللّٰہ پر عمل کرنے کے بعد قرآن مجید کو ہاتھ لگاتے تا کہ قرآن مجید کی ہدایت ان کی سمجھ میں آتی اور وہ ان کو جامۂ عمل پہنا سکتے عبادت کا نام محض نمازیں پڑھ لینا اور روزے رکھ لینا نہیں ہے بلکہ ان اعمال میں خلوص کی روح بھرنے کا نام عبادت ہے یہی وہ مجاہدے ہیں جن سے انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہوتا ہے اور وہ آیات اللّٰہ کو اپنے خود ساختہ معنے پہنانے سے ڈرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہے۔ صرف رائے عامہ کی پوجا نہیں کرتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ہدایت الٰہی تو یہی ہے کہ
قد افلح من زکّٰھا و
قد خاب من دسّٰھا

نجات پائے گا وہ شخص جس نے تزکیہ نفس کیا اور ہلاک ہو گیا۔ وہ آدمی جس نے نفس کو بگاڑا۔ فلح چیرنے کو کہتے ہیں فلاحت زراعت کو کہتے ہیں تزکیہ نفس میں بھی فلاحت ہے مجاہدہ انسانی نفس کو اس کی خرابیوں اور سختیوں سے صاف کر کے اس قابل بنا دیتا ہے کہ اس میں ایمان صحیح کی تخمریزی کی جاوے پھر وہ شجر ایمان بار آور ہونے کے لائق بن جاتا ہے چونکہ ابتدائی مراحل اور منازل میں متقی کو بڑی بڑی مصائب اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے فلاح سے تعبیر کیا ہے دوسری جگہ فرمایا

قتل الخراصون الذین ھم
فی غمرۃ ساھون

اللہ تعالیٰ کفار کا حال بیان کرتا ہے کہ ستیاناس ہو گیا اٹکل بازیاں کرنے والوں کا جن کے نفوس غمرہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ غمرہ دبانے والی چیز کو کہتے ہیں جو سر اٹھانے نہ دے کھیت پر بھی غمرہ پڑتا ہے جیسے کھیتوں پر پڑتا ہے جسے کرنڈ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اٹکل بازیاں کرنے والوں کا ستیاناس ہو گیا ہنوز ان کے نفوس غمرہ میں پڑے ہوئے ہیں مومنوں کو اس آیت میں ایک نظیر دے کر متنبہ کیا جاتا ہے کہ جب تک غمرہ دور نہ ہو تب تک علی وجہ البصیرت کام نہیں ہو سکتا اور وہ اولوا الابصار نہیں کہلاتے۔ قتل اس لئے فرمایا کہ وہ رحم کی جگہ ہے گویا وہ فاعل بھی خود ہی ہیں۔ اپنے آپ کو خود ہلاک کیا بعض آدمیوں میں خراص ہونے کا مادہ ہوتا ہے وہ بصیرت اور دوراندیشی سے کام نہیں لیتے بلکہ ظنون فاسدہ اور اٹکلوں سے کام لیتے ہیں اور وہ اسی میں اپنا کمال سمجھتے ہیں"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۳۵، ۱۳۶)

خدام الاحمدیہ کا اکیسواں (۲۱) سالانہ اجتماع

۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء

جملہ مجالس اور خدام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع ۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار اپنے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا جملہ مجالس کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ خدام اس اجتماع میں شریک ہوں اس سلسلہ میں تفصیلات عنقریب شائع کی جائیں گی۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قابل تقلید نمونہ

محترمہ آمنہ بی بی بیوہ قاضی عبدالعزیز صاحب موصیہ نمبر ۱۰۳۶۸ ساکن دارالرحمت غربی ربوہ کی وصیت بوقت تحریر ۱/۵ حصہ کی تھی مگر اب موصیہ کے فرزند محترم قاضی مبارک احمد صاحب نے ۱/۵ کی بجائے ۱/۳ کر دادی ہے اللہ تعالیٰ وصیت کے بڑھاتے ہوئے معیار کو انکے لئے بابرکت کرے۔ آمین (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

میٹرک کے امتحان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا نتیجہ

امسال تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے ۱۶۴ طلباء نے میٹرک کا امتحان دیا تھا جن میں سے ۱۰۴ کامیاب ہو گئے۔ چار طلباء کے نتیجہ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

مفصل نتیجہ درج ذیل ہے (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

رول نمبر	نام طالب علم	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
۳۰۹۰۵	کرشن احمد	۶۷۰	فسٹ
۳۰۹۰۶	خلیل الرحمان	۵۵۵	سیکنڈ
۳۰۹۰۷	محمد عقیب خان	۳۷۶	تھرڈ
۳۰۹۰۹	جاوید احمد خان	۶۱۴	فسٹ
۳۰۹۱۰	حمید اللہ سیال	۵۱۲	سیکنڈ
۳۰۹۱۱	عبد الباسط خان	۳۵۱	تھرڈ
۳۰۹۱۲	مشتاق احمد	۶۵۰	فسٹ
۳۰۹۱۳	انوار الحق	۵۸۱	سیکنڈ
۳۰۹۱۴	شفیق احمد کاہلوں	۴۶۳	سیکنڈ
۳۰۹۱۵	راجہ محمد اشرف	۴۷۳	سیکنڈ
۳۰۹۱۷	منیر احمد	۵۰۳	سیکنڈ
۳۰۹۱۸	عبد الباسط	۴۳۹	تھرڈ
۳۰۹۲۰	محمد شریف اختر	۴۵۹	سیکنڈ
۳۰۹۲۱	شبیہ اللہ خان	۴۲۵	تھرڈ
۳۰۹۲۳	محمد کریم	۵۲۵	سیکنڈ
۳۰۹۲۴	منظور احمد خواجہ	۴۱۵	تھرڈ
۳۰۹۲۶	رشید احمد	۴۱۸	تھرڈ
۳۰۹۲۷	منظور احمد	۵۰۷	سیکنڈ
۳۰۹۲۸	منور احمد اختر	۴۸۱	سیکنڈ
۳۰۹۲۹	محمد اکرم	۲۹۲	تھرڈ
۳۰۹۳۲	بشارت احمد نذیر	۶۷۶	فسٹ
۳۰۹۳۵	بشارت احمد	۵۸۷	سیکنڈ
۳۰۹۳۷	عبد الرحمان	۵۵۹	سیکنڈ
۳۰۹۳۹	عبد الحمید	۴۴۴	تھرڈ
۳۰۹۴۳	سمیع اللہ صادق	۴۹۶	سیکنڈ
۳۰۹۴۴	عظمت حیات راجہ	۴۰۷	تھرڈ
۳۰۹۴۵	قاضی صفی الدین اطہر	۵۱۱	سیکنڈ
۳۰۹۴۷	سلیم بیگ مرزا	۴۳۷	تھرڈ
۳۰۹۴۸	مظفر احمد	۴۷۸	سیکنڈ
۳۰۹۴۹	محمد لطیف انور	۴۶۰	سیکنڈ
۳۰۹۵۳	مجید احمد باجوہ	۴۸۷	سیکنڈ
۳۰۹۵۵	ظہور الدین بابر	۷۰۱	فسٹ
۳۰۹۵۶	فلاح الدین شمس	۵۸۱	سیکنڈ
۳۰۹۵۷	گلزار احمد چغتائی	۶۴۵	فسٹ
۳۰۹۵۸	عطاء اللہ منور	۴۶۳	سیکنڈ
۳۰۹۵۹	شاہد افضل	۶۶۳	فسٹ
۳۰۹۶۰	مبشر احمد	۵۶۰	سیکنڈ
۳۰۹۶۱	مسعود احمد پرویز	۶۷۵	فسٹ
۳۰۹۶۲	کبیر الدین طاہر	۶۴۵	فسٹ
۳۰۹۶۳	نسیم احمد	۵۶۳	سیکنڈ
۳۰۹۶۴	محمود احمد ایاز	۶۷۷	فسٹ
۳۰۹۶۶	عبد الشکور بھٹی	۴۴۵	تھرڈ
۳۰۹۶۷	غلام عباس چوہدری	۵۰۲	سیکنڈ
۳۰۹۶۸	طاہر احمد	۵۹۴	سیکنڈ
۳۰۹۶۹	بشارت احمد	۵۶۶	سیکنڈ
۳۰۹۷۱	محمد اسحاق	۳۳۵	تھرڈ
۳۰۹۷۲	صلاح الدین	۳۷۴	تھرڈ
۳۰۹۷۳	عبد الشکور	۴۵۵	سیکنڈ
۳۰۹۷۶	ضیاء اللہ	۴۳۹	تھرڈ
۳۰۹۷۷	خالد مجید احمد	۳۳۷	تھرڈ
۳۰۹۷۸	لطیف احمد خان	۴۹۷	سیکنڈ
۳۰۹۷۹	محمد سلیم اختر	۵۵۰	سیکنڈ
۳۰۹۸۰	محمد فاروق	۵۹۱	سیکنڈ
۳۰۹۸۱	محمد یوسف	۶۵۴	فسٹ
۳۰۹۸۲	بدر دین [illegible]	۵۲۳	سیکنڈ
۳۰۹۸۳	مودود احمد	۳۲۰	تھرڈ
۳۰۹۸۴	رفیق اللہ خالد عابد	۳۷۵	تھرڈ
۳۰۹۸۸	خالد اکبر چوہدری	۴۸۲	سیکنڈ
۳۰۹۹۱	کرشن احمد جمال	۴۴۸	تھرڈ
۳۰۹۹۲	محمد صدیق	۳۹۲	تھرڈ
۳۰۹۹۳	نسیم احمد سیفی	۶۲۳	فسٹ
۳۰۹۹۵	محمد اسحاق	۶۳۲	فسٹ
۳۰۹۹۶	محمد ذکریا جاوید	۴۳۱	تھرڈ
۳۰۹۹۷	تنظیم احمد ملک	۶۲۷	فسٹ
۳۰۹۹۸	منیر احمد مجیب	۶۰۵	فسٹ
۳۱۰۰۰	شرافت اللہ خان	۵۳۱	سیکنڈ
۳۱۰۰۱	قمر الدین	۴۳۳	تھرڈ
۳۱۰۰۲	خالد احمد مسعود	۵۴۸	سیکنڈ
۳۱۰۰۳	محمد کریم مبشر	۴۷۴	سیکنڈ
۳۱۰۰۴	منیر احمد طاہر	۴۸۰	سیکنڈ
۳۱۰۰۵	بشارت احمد صابر	۵۸۸	سیکنڈ
۳۱۰۰۶	ہدایت اللہ ہادی	۵۷۹	سیکنڈ
۳۱۰۰۷	لطیف خالد	۵۹۰	سیکنڈ
۳۱۰۰۹	داؤد احمد	۳۷۴	تھرڈ
۳۱۰۱۰	منور احمد	۴۵۵	سیکنڈ
۳۱۰۱۱	صفی الدین قمر	۳۱۳	تھرڈ
۳۱۰۱۳	مبارک احمد	۵۰۲	سیکنڈ
۳۱۰۱۷	نثار احمد خان	۴۸۶	سیکنڈ
۳۱۰۲۰	محمود احمد انجم	۴۰۶	تھرڈ
۳۱۰۲۱	رضی اللہ خان	۴۴۸	تھرڈ
۳۱۰۲۲	سیف الحق مظفر	۴۳۱	تھرڈ
۳۱۰۲۳	عبد العزیز	۶۳۲	فسٹ
۳۱۰۲۴	نیاز مصلح خان	۵۰۷	سیکنڈ
۳۱۰۲۵	محمد سعید	۳۴۱	تھرڈ
۳۱۰۲۶	منیر الحق شاہد	۵۳۴	سیکنڈ
۳۱۰۲۸	احسان الحفیظ	۳۳۷	تھرڈ
۳۱۰۳۷	مبارک احمد صابر	۵۶۶	سیکنڈ
۳۱۰۳۸	غلام مصطفےٰ	۴۷۵	سیکنڈ
۳۱۰۳۹	محمود شمس	۷۸۳	فسٹ
۳۱۰۴۰	کرامت علی شاہ	۶۳۶	فسٹ
۳۱۰۴۱	رفیق احمد باجوہ	۷۰۱	فسٹ
۳۱۰۴۲	سمیع اللہ خادم	۶۹۷	فسٹ
۳۱۰۴۳	شمشاد حسین شاہ	۵۴۲	سیکنڈ
۳۱۰۴۴	فضل احمد	M.L.	ـ
۳۱۰۵۰	مقصود احمد	۳۱۶	تھرڈ

(باقی [illegible])

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

سیدنا حضرت اقدس خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اس سلسلہ میں جن مخلصین نے حصہ لیا ہے ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نوٹ: پانچ روپیہ سے کم ادائیگی کرنیوالوں کے نام شائع نہیں کئے گئے۔

۲۹۱	جماعت احمدیہ جھول ضلع رحیم یار خان بذریعہ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب	۵۰-۱۳ روپے
۲۹۲	" " جمال پور ضلع نواب شاہ بذریعہ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب	۰-۱۵ "
۲۹۳	" مرید کے ضلع شیخوپورہ بذریعہ مکرم شیخ محمد بشیر صاحب آزاد	۸۱-۱۱ "
۲۹۴	" گنج مغل پورہ بذریعہ مکرم غلام محمد صاحب پرویز	۲۵-۴۰ "
۲۹۵	مکرم مرزا محمد یوسف صاحب میرپور آزاد کشمیر	۰۰-۵ "
۲۹۶	مکرم خواجہ محمد عبداللہ صاحب خواجہ ریسٹورنٹ گول بازار ربوہ حال راولپنڈی	۰۰-۱۰ "
۲۹۷	مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب چک ۱۰۲/۶.R ضلع بہاولنگر	۰۰-۱۰ "
۲۹۸	لجنہ اماء اللہ بھلہ ضلع گجرات بذریعہ مکرم سید محمد یوسف صاحب	۰۰-۵ "
۲۹۹	مکرم عطا محمد خاں صاحب مدرس تنکانی ضلع ڈیرہ غازی خاں	۰۰-۶ "
۳۰۰	احباب جماعت احمدیہ ٹلونڈی بھنڈراں ضلع سیالکوٹ بذریعہ مکرم غلام رسول صاحب	۰۰-۵ "
۳۰۱	مکرم جناب صفدر علی خاں صاحب قلعہ گوجر سنگھ لاہور	۰۰-۶ "
۳۰۲	مکرم میاں اکبر علی صاحب پرانی انارکلی لاہور۔	۰۰-۱۰ "
۳۰۳	احباب جماعت احمدیہ باغبانپورہ لاہور بذریعہ مکرم جلال الدین صاحب	۰۰-۵ "
۳۰۴	مکرم ملک بشیر احمد خاں صاحب بشیر میڈیکو ملتان صدر	۰۰-۵ "
۳۰۵	احباب جماعت احمدیہ سکھر سندھ بذریعہ مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب	۰۰-۱۰ "
۳۰۶	مکرم وحید سلیم صاحب ریٹائرڈ پٹواری وہاڑی ضلع ملتان	۰۰-۲۰ "
۳۰۷	مکرم عجب زا احمد خاں صاحب ملتان شہر	۰۰-۲۵ "
۳۰۸	محترمہ مبارکہ اعجاز صاحبہ " "	۰۰-۵ "
۳۰۹	مکرم میاں نور محمد صاحب کورٹ قاضی جھنگ	۰۰-۱۵ "
۳۱۰	مکرم محمد رمضان صاحب چک نمبر ۲۷۰ الف ضلع تھرپارکر سندھ	۰۰-۵ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

داخلہ گورنمنٹ صادق کمرشل انسٹی ٹیوٹ بہاولپور

دن رات کی کلاسیں۔ داخلہ کھلا ہے مستحقین کے لئے مراعات فیس و وظائف

مضامین :- ۱- شارٹ ہینڈ- (انگلش/اردو)

یا

بک کیپنگ و اکاؤنٹینسی۔

۲- ٹائپ رائٹنگ- (انگلش/اردو)

۱- ایلیمینٹس آف کامرس اینڈ آفس روٹین

۴- زبانیں (انگلش و اردو)

(ناظر تعلیم ربوہ)

اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں

ملک عبدالحمید خاں صاحب ولد ملک رکن الدین صاحب ساکن راولاکوٹ آزاد کشمیر جو پہلے لاہور میں مقیم تھے کا ایڈریس درکار ہے اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو انکے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

اعلانات دار القضاء

۱- سابق حصے داران اراضی اسلام پور سٹیٹ (سندھ) کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ چوتھی قسط کی رقم تقسیم کر کے مکرم جناب ناظر صاحب امور عامہ ربوہ کی خدمت میں فہرست بھیج دی گئی ہے متعلقین حسب دستور سابق ان سے دریافت کرنے کے بعد رقم وصول کر سکتے ہیں۔

۲- مکرم افسر صاحب صیغہ امانت ربوہ کے توسط سے مکرم محمد صالح صاحب و مکرم محمد سردار صاحب ساکنان جوڑیاں جھنڈا تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ نے لکھا ہے کہ ہمارے والد صاحب مکرم محمد صادق صاحب ولد شہاب الدین صاحب مورخہ ۲/۲/۶۲ء کو وفات پا چکے ہیں اور مرحوم کے نام ذاتی کھاتہ ۷۸-۷۱/۲۲۸۲ میں مبلغ -/۲۹۳۰ روپے بطور امانت جمع ہیں یہ رقم ہمیں دی جائے سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

ٹریٹ

بلیڈ

اپنے داموں

سب سے اعلیٰ

PRESTIGE T.B. 17/62

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۹ اسی روپے

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۶۷۵ ۔ میں زہرہ بیگم زوجہ این۔ ایم خاں قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۴۵ ایمپرس روڈ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیور ۸ چوڑیاں وزنی ۱۰ تولہ قیمتی ۔/۱۲۵۰ (۲) ٹاپس طلائی ۲ تولہ قیمتی ۔/۳۰۰ (۳) گلوبند طلائی ۳ تولہ قیمتی ۔/۴۵۰۔ چار ہزار حق مہر جو کہ کل مبلغ ۶ ہزار روپیہ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اس کا ۱/۱۰ یعنی ۶۰۰ روپیہ نقد بذریعہ چیک ادا کر رہی ہوں۔ علاوہ ازیں حقیقی طور پر اور کوئی میری ذاتی جائداد اس وقت نہیں ہے۔ اگر میری وفات کے بعد کوئی اور جائداد جو اپنی زندگی میں میں نے پیدا کی تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ واجب الادا ہوگا۔ اور میں اس کی اطلاع اپنی زندگی میں دیدونگی (کیونکہ میرے نام میرے لڑکوں کی کچھ غیر منقولہ جائداد ہے جو میری ذاتی نہیں ہے) میرا اس وقت کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

زہرہ بیگم ۴۵۔ ایمپرس روڈ لاہور نزد شملہ پہاڑی۔

گواہ شد۔ قمر الدین محلہ دار الرحمت وسطی حال وارد ۳۲ ڈیوس روڈ لاہور۔

گواہ شد عبد المجید خاں ولد ابراہیم خاں دار النصر ربوہ حال لاہور ۲۹ ۴/۶۲۔

نمبر ۱۶۶۷۶ ۔ میں حیات محمد ولد گلاب خاں قوم جٹ بھنڈر پیشہ زمیندارہ عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن نانو نوالی ڈاکخانہ گنڈ کلاں ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان حال چک ۳۷ جنوبی سرگودہا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت ۲۶ کنال اراضی زرعی واقع موضع نانو نوالی ضلع سیالکوٹ مالیتی ۔/۳۲۵۰ روپے ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اسکے بعد اگر میں کوئی اور جائداد یا کسی قسم کی آمد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ مذکورہ بالا جائداد سے مجھے مبلغ ۔/۸۰ روپے سالانہ آمد ہوتی رہی ہے جس پر میں چندہ عام ادا کرتا رہا ہوں۔ اس چھبیس کنال زمین میں سے تین کنال مبلغ ۔/۴۰۰ روپے میں رہن ہے اس لئے اس قدر رقم زمین کی قیمت سے کم کر دی جائے۔ نیز میری اولاد کوئی نہیں ہے۔ دیگر ورثاء غیر احمدی ہیں جو میری زمین کاشت کرتے ہیں اور وہ سالانہ ۔/۸۰ روپے کے قریب ہی مجھے حصہ کے طور پر دیتے ہیں۔

نشان انگوٹھا حیات محمد ۳۷ جنوبی ڈاکخانہ خاص سرگودہا۔

گواہ شد جلال الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۷ جنوبی۔

گواہ شد جمعدار عبد الغنی سیکرٹری تحریک جدید۔

نمبر ۱۶۶۷۷ ۔ میں رضیہ فردوس بنت پروفیسر محمد ابراہیم ناصر قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال نو ماہ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے سر رشتہ محکمہ تعلیم کی طرف سے ۔/۲۰ روپیہ ماہوار وظیفہ تعلیمی ملتا ہے اور اسکے علاوہ دس روپے ماہوار والد صاحب کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں اپنی اس ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اور اگر میری آمدنی کی کوئی اور صورت پیدا ہو جائے تو تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

الامۃ رضیہ فردوس بنت پروفیسر محمد ابراہیم محلہ دار الصدر غربی ربوہ۔

گواہ شد صاحبزادہ مرزا رفیع احمد دار الصدر ربوہ۔

گواہ شد صاحبزادہ مرزا ناصر احمد ایم اے (آکسن) ربوہ۔

نمبر ۱۶۶۸۵ میں محمد حنیف ولد چوہدری مہر بخش صاحب قوم جٹ سراہی پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن چک ۳۵۴ ج ب قادر آباد ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۳/۶۲ حسب ذیل کرتا ہوں۔ میری موجودہ چھ کیلہ زمین زرعی واقع چک ۳۵۴ ج ب قادر آباد ضلع لائل پور ہے جس کی قیمت اس وقت ۔/۲۰۰۰ روپے فی کیلہ کے حساب سے ۔/۱۲۰۰۰ روپے ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میری کوئی آمدنی ہوئی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ادا کرتا رہوں گا۔ مجھے اس زمین سے سالانہ آمدنی تقریباً ۔/۶۰۰ روپے ہوتی ہے۔ میری وفات کے وقت اگر کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت ۱/۱۰ حصہ کی حاوی ہوگی۔

العبد محمد حنیف چک ۳۵۴ ج ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور۔

گواہ شد شفیق احمد ولد چوہدری محمد حنیف پسر موصی۔

گواہ شد مظفر احمد ولد محمد حنیف پسر موصی

گواہ شد محمد امین شاہ معلم اصلاح و ارشاد مقامی ولد سید ولایت شاہ۔

نمبر ۱۶۶۸۶ ۔ میں محمد صادق ولد سردار محمد قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۶۰ء ساکن چک ۱۹۲ مراد ڈاکخانہ حاصل پور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ ۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ گیارہ ایکڑ اراضی چک ۱۹۲ مراد تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور میں واقع ہے اور اس وقت اسکی بازاری قیمت مبلغ ۔/۱۲۰۰ روپے فی ایکڑ ہے اور اس طرح کل گیارہ ایکڑ کی قیمت مبلغ ۔/۱۳۲۰۰ روپے بنتی ہے۔ میں بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس اس جائداد کے ۱/۹ حصہ (مبلغ ۔/۱۴۶۷ روپے) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں نیز اگر اور کوئی ذریعہ آمد کا پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور میرے مرنے کے بعد علاوہ ازیں کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی نیز اپنی زندگی میں اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد محمد صادق بقلم خود۔

گواہ شد نشان انگوٹھا اللہ بخش پریذیڈنٹ جماعت ہذا۔

گواہ شد غلام قادر بقلم خود احمدی مقیم چک ہذا ۱۹۲ مراد۔

راقم الحروف سعید احمد غازی معلم وقف جدید۔

نمبر ۱۶۶۸۷ ۔ میں محمد یعقوب ولد سردار محمد قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت اگست ۱۹۵۵ء ساکن ۱۹۲ مراد ڈاکخانہ حاصل پور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ ۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ گیارہ ایکڑ اراضی جو کہ چک ۱۹۲ مراد تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور میں واقع ہے اور اس وقت اس کی بازاری قیمت مبلغ ۔/۱۲۰۰ روپے فی ایکڑ ہے۔ اور اس طرح کل گیارہ ایکڑ کی قیمت مبلغ ۔/۱۳۲۰۰ روپے بنتی ہے۔ میں بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس اس جائداد کے ۱/۹ حصہ مبلغ ۔/۱۴۶۷ روپے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں یا کوئی اور ذریعہ آمد کا پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اگر میرے مرنے کے بعد علاوہ ازیں کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد نشان انگوٹھا محمد یعقوب ولد سردار محمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مجلس ہذا۔ گواہ شد نشان انگوٹھا چوہدری اللہ بخش پریذیڈنٹ جماعت ہذا

گواہ شد غلام قادر بقلم خود احمدی مقیم چک ہذا ۱۹۲ مراد۔

راقم الحروف سعید احمد غازی معلم وقف جدید

اہل اسلام
کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

میٹرک کے امتحان میں نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا نتیجہ

امسال ثانوی تعلیمی بورڈ کے امتحان میٹرک میں نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی ۸۹ طالبات شریک ہوئی تھیں ان میں سے ۶۲ کامیاب ہوئی ہیں۔ دو طالبات کے نتیجے کا اعلان بعد میں ہوگا۔ انیسہ بیگم ۷۲۱ نمبر لے کر سکول میں اول آئی ہیں تفصیلی نتیجہ درج ذیل ہے۔

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر
۲۴۹۸۷	امۃ اللطیف	۶۸۹
۲۴۹۸۸	شمیم مسرت	۷۰۴
۹۸۹ ،	نسیم خانم	۶۶۶
۹۹۰ ،	شگفتہ صادقہ	۶۲۷
۹۹۱ ،	انیسہ بیگم	۷۲۱
۹۹۲ ،	نجمہ بیگم	۶۵۲
۹۹۳ ،	نصیرہ	۵۹۲
۹۹۴ ،	زاہدہ منصورہ	۶۷۳
۹۹۵ ،	راشدہ اختر	۶۰۶
۹۹۶ ،	نجمہ درد	۵۳۲
۹۹۷ ،	طاہرہ شگفتہ	۴۲۵
۹۹۸ ،	طیبہ حمید	۳۵۷
۹۹۹ ،	زکیہ گل نور	۴۵۱
۲۵۰۰۰	نعیمہ نزہت	۵۴۵
۲۵۰۰۱	عتیقہ شاہین	۶۳۶
۲۵۰۰۳	مبارکہ صدیقہ	۵۰۳
۲۵۰۰۴	امۃ الحفیظ عابدہ	۴۸۳
۲۵۰۰۵	امۃ الحمید	۴۷۵
۵۵۸۷۶	نعیمہ راشدہ	۴۰۷
۸۷۷ ،	نسرین اختر	۴۷۵
۸۷۸ ،	تنویر قدسیہ	۵۰۷
۸۷۹ ،	سکینہ ارشاد	۵۶۶
۸۸۰ ،	سعیدہ ناصرہ	۶۰۸
۸۸۱ ،	راشدہ منصورہ	۴۲۸
۸۸۲ ،	راشدہ بیگم	۵۱۷
۸۸۳ ،	بشریٰ بیگم	۵۵۴
۸۸۸ ،	صفیہ خیر دین	۴۲۰
۸۹۱ ،	حمیدہ بیگم	۵۱۴
۸۹۲ ،	شکیلہ	۴۳۱
۸۹۳ ،	صدیقہ بیگم	۵۳۱
۵۵۸۹۴	در شاہوار درانہ	۵۶۴
۸۹۵ ،	امۃ الباسط بشریٰ	۵۸۱
۸۹۶ ،	صادقہ بیگم یوسف	۵۰۷
۸۹۷ ،	عتیقہ فرزانہ	۶۳۰
۸۹۸ ،	طلعت مشرف	۴۷۸
۵۵۹۰۰	بشریٰ نسرین اختر	۴۴۲
۹۰۲ ،	فرخ سلطانہ بشیر احمد	۵۰۵
۹۰۳ ،	مسرت بیگم	۴۰۴
۹۰۴ ،	نسیم محمودہ	۵۳۲
۹۰۵ ،	نعیمہ بیگم	۶۰۴
۹۰۸ ،	اختری بیگم	۵۰۸
۹۱۰ ،	انیقہ تسنیم	۴۳۹
۹۱۱ ،	نعیمہ بشریٰ	۴۶۸
۵۵۹۱۲	عزیزہ	۴۵۸
۹۱۴ ،	امۃ الحفیظ	۴۱۷
۹۱۶ ،	امۃ الرشید	۵۵۰
۹۱۷ ،	بشریٰ فاطمہ	۴۷۳
۹۱۹ ،	ممتاز بیگم	۴۶۲
۹۲۰ ،	بشریٰ	۲۹۴
۹۲۱ ،	سلیم اختر	۴۶۴
۹۲۳ ،	بشریٰ پرویز	۲۹۱
۹۲۸ ،	صادقہ شمس	۳۹۹
۹۲۹ ،	مبارکہ مہتاب	۴۲۷
۹۳۰ ،	امۃ الحفیظ	۴۸۴
۹۳۱ ،	امۃ الوحید	۳۹۷
۹۳۴ ،	راشدہ بیگم	۴۶۵
۹۳۶ ،	فہمیدہ بیگم	۴۱۴
۹۳۷ ،	مبارکہ منورہ	۵۹۲
۹۳۹ ،	طاہرہ امۃ اللہ	۴۵۴
۹۴۰ ،	صادقہ بیگم	۴۳۰
۹۴۱ ،	امۃ الرؤف	۴۳۱
۹۴۳ ،	امۃ القیوم	۳۸۱

مبلغین کرام اور ماریشس سے آئے ہوئے معزز مہمانوں کے اعزاز میں

استقبال و الوداع کی مشترک تقریب

ربوہ ——— مورخہ ۱۱۔ جولائی ۱۹۶۲ء کو چھ بجے شام محلہ دارالصدر جنوبی کی لوکل جماعت کی طرف سے استقبال و الوداع کی ایک مشترک تقریب منعقد ہوئی جس میں صدارت کے فرائض مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح وارشاد نے ادا فرمائے اس تقریب میں محلہ کی لوکل جماعت کی طرف سے مبلغینِ اسلام مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب، مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ اور مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر کو جو عنقریب اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان تشریف لے جا رہے ہیں پر خلوص طور پر الوداع کہا گیا نیز جماعت احمدیہ ماریشس کے مکرم جناب الحاج محمد سوکیہ صاحب اور مکرم احمد شمشیر سوکیہ صاحب کو جو مرکز سلسلہ کی زیارت کی غرض سے حال ہی میں ربوہ تشریف لائے ہیں محبت بھرے الفاظ میں خوش آمدید کہتے ہوئے مرکز سلسلہ میں ان کی تشریف آوری پر انہیں مبارکباد پیش کی گئی۔

تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو عبدالرشید صاحب سماٹری نے کی اس کے بعد مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب صدر محلہ دارالصدر جنوبی نے ہر سہ مبلغینِ اسلام اور ماریشس سے تشریف لانے والے مہمانوں کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ آپ نے دنیا کے دور دراز علاقوں کی طرف مبلغینِ اسلام کی روانگی اور دور و دراز علاقوں کے احمدی احباب کی جذبۂ عشق کے ماتحت مرکز سلسلہ میں تشریف آوری کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک زبردست دلیل قرار دیا اور بتایا کہ جہاں ایک طرف ہم حضور علیہ السلام کا یہ الہام پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" وہاں یہ الہام بھی پوری شان کے ساتھ پورا ہو کر ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہو رہا ہے کہ میں تیری محبت دلوں میں بٹھاؤں گا اور لوگ دور دور سے تیرے پاس کھنچے چلے آئیں گے۔

مبلغین کرام اور ماریشس سے آئے ہوئے معزز مہمانوں کی جوابی تقاریر کے بعد تقریب کے صدر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ آج روئے زمین پر صرف اور صرف جماعتِ احمدیہ ہی وہ واحد اسلامی جماعت ہے جو دنیا کے مختلف ملکوں اور قوموں تک نہایت کامیابی کے ساتھ اسلام کا پیغام پہنچا رہی ہے اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام نہایت شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے کہ

کنتم خیر امۃٍ اخرجت للناس وافتخاراً للمؤمنین۔

آپ نے واضح فرمایا کہ جماعت احمدیہ کیلئے اسلام کی اس قدر مہتم بالشان خدمت بجا لانا اسی لئے ممکن ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت احمدیہ کو صحیح اسلامی عقائد سے (جنہیں مرورِ زمانہ کے باعث بھلا دیا گیا تھا) بہرہ ور فرما کر اسے صداقت اسلام کے نہایت زبردست اور محکم دلائل سے مالا مال فرما دیا ہے۔ یہ عقائد اور یہ دلائل ہی تبلیغِ اسلام کے ضمن میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان کامیابیوں کی اصل وجہ اور علتِ غائی ہیں۔ آپ نے مثالیں دے دیکر واضح فرمایا اِن عقائد اور ان دلائل کے بغیر غیر قوموں اور غیر مذاہب کے پیروؤں کو کامیابی کے ساتھ اسلام کی دعوت دینا ممکن ہی نہیں ہے آخر میں آپ نے ان صحیح اسلامی عقائد اور صداقت اسلام کے نہایت محکم اور زبردست دلائل کے ساتھ ساتھ اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے اور نسلاً بعد نسلٍ پیش کرتے چلے جانے کی اہمیت پر زور دیا اور بالخصوص دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور استعانت طلب کرنے کی ضرورت اور اس کی اہمیت کو واضح فرمایا۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

نتیجہ امتحان میٹرک تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ (بقیہ صفحہ ۵)

۶۲۰۱۶	محمد سرور	۳۳۰	تھرڈ
۶۲۰۲۱	مجیب اللہ خان	۳۲۲	"
۶۲۰۲۲	ثناء اللہ خان	۴۷۰	سیکنڈ
۶۲۰۲۶	فلک شیر خان	۴۲۹	تھرڈ
۶۲۰۲۸	منصور احمد مبشر	۴۰۲	"
۶۲۰۲۹	محمود علی شاہ	۵۱۴	سیکنڈ
۶۲۰۳۲	امیر عبداللہ بھٹی	۴۳۰	تھرڈ
۷۹۴۰۸	محمد سلیم	۴۰۷	—
۳۱۰۴۷	مبارک علی	۴۲۳	تھرڈ

۱۵ر جولائی کا دن ماہنامہ "انصار اللہ" کے خریدار بڑھانے کے لئے وقف فرمائیے۔

سالانہ چندہ پانچ روپیہ صرف

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ